## سوال

(398) کسی وجہ سے نماز جمعہ باجماعت ادانہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دوبئی سے محمد زبیر سلفی سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بیماری یا کسی اور وجہ سے جمعہ کی نماز باجماعت ادانہ کرسکے تو اسے کونسی نماز پڑھنا ہوگی جمعہ کی دورکعت یا ظہر کی چار رکعات ۔ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کا جواب پہلے بھی "اہل حدیث" میں لکھا جاچکا ہے اب قدرے تفصیل سے اس کا جواب پیش خدمت ہے علمائے امت کے درمیان اس مسئلہ کے متعلق کچھ اختلاف ہے کہ جمعہ فوت ہوجانے پر دورکعت پڑھنا ہیں یا چار رکعات ادا کرنا ہیں اس اختلاف کی بنیادیہ ہے کہ جمعہ بذات خود اصل اور جمعہ اس کا بدل ہے جو حضرات جمعہ ہی کو اصل قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک جمعہ فوت ہوجانے پر دورکعت ہی ادا کرنا ہوگی اور جن حضرات کے نزدیک نماز ظہر اصل ہے اور جمعہ اس کا بدل ہے ان کے نزدیک اگر جمعہ فوت ہوجائے تو ظہر کی چار رکعات ادا کرنا ہوں گی کیوں کہ اگر بدل نہیں مل سکا تو اصل کو عمل میں لانا چاہیے ہمارا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ نماز ظہر اصل ہے اور جمعہ اس کا بدل ہے اگر کوئی جمعہ کی نماز پڑھ سکے تو اسے نماز ظہر ادا کرنا چاہیے اس کے دلائل حسب ذیل ہیں ۔

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین جمعہ کے دن دوران سفر نماز ظہر ہی ادا کرتے تھے لیکن سفر کی وجہ سے ظہر کی چار رکعت ادا کرنے کی بجائے دورکعت پڑھتے اگر جمعہ اصل ہوتا تو دوران سفر اس کا ضرور اہتمام کرتے ہمارے اس موقف کی تائید ایک واقعہ سے بھی ہوتی ہے جو جمعہ فوت ہونے پر دورکعت ادا کرنے والوں کی طرف سے بطور دلیل بھی پیش کیا جاتا ہے واقعہ کی تفصیل کچھ یوں ہے حضرت موسیٰ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ جو بصرہ کے رہنے والے ہیں حجرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وادی بطحا میں مجھ سے جمعہ فوت ہوجائے تو میں کتنی رکعت ادا کروں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دورکعت ادا کرو ایسا کرنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۔ (ذکر اخبار اصفہان :2/200)

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر جمعہ کے دن بھی ظہر کی دورکعت ادا کرتے تھے اس بنا پر جمعہ فوت ہوجانے پر سفر میں دورکعت ادا کرنا ہی سنت ہے ۔

(2) عورتوں پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ جمعہ ادا کرنا چاہیں تو اجازت ہے اگر جمعہ نہ ادا کریں تو گھر میں نماز ظہر ادا کرنا ہوگی اگر جمعہ اصل ہوتا تو انہیں گھر میں ہی دورکعت ادا کرنے کا حکم ہوتا لیکن ایسا نہیں چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں :"کہ اگر تم امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرو تو تمہارے لیے اس کے ساتھ (رکعت) نماز ادا کرنا ہی کافی ہے اور اگر تم نماز پڑھنا چاہو تو چار رکعت ادا کرنا ہوگی ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ :2/110)

ان روایات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن اصل نماز ظہر ہے اور جمعہ اس کا بدل ہے اگر بدل رہ جائے تو اصل ادا کرنا چاہیے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے اس کے متعلق صریح نصوص بھی منقول ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہیں ۔

(1)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :"کہ جو آدمی جمعہ پالے اس کے لیے دو رکعت ہیں اور جو اس دن جمعہ سے رہ جائے اسے چاہیے کہ چار رکعت ادا کر لے ۔(مصنف ابن ابی شیبہ 2/129)

(2)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :"کہ جب تجھے امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو دوسری رکعت اس کے ساتھ ملالی جائے اور اگر تو بحالت تشہد پڑھے تو چار رکعات ادا کرنا ہوں گی ۔( بیہقی :3/204)

(3)حضرت عبدالرحمن بن ابی ذویب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :"کہ میں جمعہ کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ باہر نکلا تو آپ نے جمعہ کے وقت چار رکعت ادا کیں ۔(مصنف ابن ابی شیبہ :2/105)

ان تمام روایات کا حاصل یہ ہے ۔کہ اگر کسی کا جمعہ رہ جائے تو جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے مثلاً: مسافر عورت وغیرہ تو انہیں نماز ظہر ادا کرنا ہوگی چنانچہ علامہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :"بلکہ ظہر اصل ہے جو شب معراج میں فرض ہوئی تھی اور جمعہ کی فرضیت اس کے بعد ہوئی ہے اگر جمعہ فوت ہو جائے تو نماز ظہر کی ادائیگی ضروری ہے اس پر اجماع ہے کیوں کہ جمعہ نماز ظہر کا بدل ہے ۔(سبل اسلام :2/53)

بعض دیگر روایات بھی اس موقف کے لیے بطور دلیل پیش کی جا سکتی ہیں لیکن خوف طوالت کے پیش نظر ہم اس اکتفا کرتے ہیں واضح رہے کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:409**